باب 9

پاکستان میں تعلیم

خالی جگہوں کو پر کریں:-

1) تعلیم کسی بھی ریاست ________of کے لئے سب سے اہم ہے.

2) پاکستان میں خواندگی کی شرح صرف __ ہے۔

3) پہلی تعلیمی کانفرنس سال __ میں منعقد ہوئی تھی۔

4) پہلی تعلیمی پالیسی ________year میں دی گئی تھی۔

5) آخری تعلیمی پالیسی ________year میں دی گئی تھی۔

6) ________year میں لازمی پرائمری ایجوکیشن ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔

7) تعلیم کے قومی بجٹ کو 2.2٪ سے بڑھا کر ___ کیا جائے گا.

8) ترقی یافتہ ممالک کے لوگ __٪ تعلیم یافتہ ہیں،

9) ہجوم کا دورانیہ ___year ہے۔

10) ___________has اساتذہ کی تربیت کے کورسز کا آغاز کیا،

11) ہماری تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ملک _____of بڑھانا ہے۔

12) __________institutes تکنیکی تعلیم فراہم کرتے ہیں.

13) خواندگی کمیشن ملک __________in پھیلانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

14) لازمی پرائمری تعلیم ایکٹ کو سال میں نافذ کیا گیا تھا __________

15) تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم __________people تیار کرتی ہے.

16) __________is انسانی وسائل کی ترقی کے لئے بہترین سرمایہ کاری ہے.

17) فاصلاتی تعلیم کا نظام علامہ اقبال ________university نے متعارف کرایا تھا۔

18) پاکستان میں صرف ________ بچے پرائمری تعلیم حاصل کرتے ہیں،

19) تعلیم ______values کو سمجھنے میں مددگار ہے،

20) غلام حق خان انسٹی ٹیوٹ ___ میں منعقد ہوا تھا۔

جواب کی کلید:-

1. ارتقا	2. 45	3. 1947	4. 1972	5. 1998
6. 2004-05	7. 4	8. 100	9. 4	10. علامہ اقبال
11. خواندگی کی شرح	12. Polytechnic	13. ادبیت	14. 2004	15. ہنر مند

.16 تعلیم	.17 اسلام آباد	.18 56	.19 جمہوری	.20 کے پی کے

مختصر سوالات کے جوابات:-

سوال نمبر1: تعلیم کی اہمیت کو تین جملوں میں بیان کریں؟

جواب: جواب۔ تعلیم ایک بہت اہم آلہ ہے جو معاصر دنیا میں کامیابی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. یہ **اہم ہے** کیونکہ یہ زندگی میں درپیش زیادہ تر چیلنجوں کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. تعلیم کے ذریعے حاصل ہونے والا علم کیریئر کی ترقی میں بہتر امکانات کے لئے بہت سارے مواقع کے دروازے کھولنے میں مدد کرتا ہے۔

سوال نمبر2: پاکستان کی تعلیمی پالیسی کی تین خصوصیات بیان کریں؟

pakcity.org

جواب: جواب۔ پاکستان کی تعلیمی پالیسی کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1) **سب کے لئے تعلیم:-**

ریاست کی ترقی کے لئے ریاست کے تمام شہریوں کے لئے تعلیم تک رسائی ہوگی،

2) **اعلی شرح خواندگی:-**

حکومت ملک کی کم شرح خواندگی کو بڑھانے کی پوری کوشش کرے گی جو صرف 45 فیصد ہے۔

3) **تکنیکی تعلیم:-**

حکومت صنعتی شعبے کی ترقی کیلئے ہنرمند اور تربیت یافتہ افراد کی فراہمی کیلئے فنی تعلیم پر توجہ دے،

سوال نمبر3: رسمی تعلیم کے نظام کے تین مراحل بیان کریں؟

جواب: جواب۔ پاکستان میں رسمی تعلیم کے تین اہم مراحل درج ذیل ہیں:

1) **بنیادی مرحلہ:-**

یہ کلاس 1 سے 5 تک پر مشتمل ہے جس کا کل دورانیہ 5 سال ہے بچوں کو 4 سے 5 سال کی عمر میں کلاس 1 میں داخل کیا جاتا ہے۔

2) **درمیانی مرحلہ:-**

یہ کلاس 6 سے 8 تک پر مشتمل ہے۔اس کی مدت تین سال ہے. پرائمری مرحلے پاس کرنے کے بعد بچوں کو چھٹی کلاس میں داخل کرایا جاتا ہے۔

3) **ثانوی مرحلہ:-**

یہ صرف نویں اور دسویں جماعت کے لیے ہے۔اس کی مدت 2 سال ہے جو مڈل اسٹیج پاس کر چکے ہیں انہیں نویں جماعت میں داخلہ دیا جاتا ہے۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

سوال نمبر4: پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ تعلیمی پالیسی 1972ء

تعلیمی پالیسی 1978ء

تعلیمی پالیسی 1998ء

سوال نمبر5: پاکستان میں تعلیم کی تین اسکیمیں بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان کے اہم منصوبوں کے مطالعے درج ذیل ہیں۔

1) **بنیادی سطح:-**

پرائمری سطح کے مضامین میں علاقائی زبانوں کی سطح شامل ہیں:- مطالعہ اور اسلامی.

2) **درمیانی سطح:-**

اس اسکیم میں مضامین شامل تھے اور علاقائی زبانیں اردو انگریزی الجبرا جیومیٹری سائنس سوشل اسٹڈیز اور اسلامیت پڑھاتے تھے۔

3) ثانوی سطح:-

اس سطح پر اردو اسلامی انگریزی اور مطالعہ پاکستان لازمی مضامین ہیں اور انگریزی کیمسٹری، اکاؤنٹنگ، بائیولوجی، کامرس وغیرہ اختیاری مضامین ہیں،

س.6 اساتذہ کی تربیت کی تین سطحوں کے نام بتائیں؟

جواب: جواب۔ پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کی تین سطحیں درج ذیل ہیں:

1) پرائمری اسکول کے استاد:-

پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے اور انہیں ثانوی اسکول کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

2) مڈل اسکول کے استاد:-

وہ جو انٹر میڈیٹ پاس کرتے ہیں اور ایک سالہ ٹیچر ٹریننگ سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں۔

3) ثانوی اسکول کے استاد:-

وہ جو بیچلر کی ڈگری پاس کرتے ہیں اور ایک سالہ ٹیچر ٹریننگ سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں۔

سوال نمبر 7: تکنیکی تعلیم کی اہمیت پر تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ ٹیکنکل ایجوکیشن تعلیم کی وہ شاخ ہے جس میں ٹیکنکل ٹریڈ students.it ہمیں زندگی بھر روٹی کمانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے، جدید دور میں ٹیکنکل ایجوکیشن بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہ انجینئر، بوائلر، میکانکس، تکنیکی ماہرین پیدا کرتا ہے etc.it کرنے والے اور کام بھی پیدا کرتا ہے۔ اس نے ایک ملک کو امیر اور خوشحال بنادیا ہے۔ ملک میں مختلف منصوبوں اور صنعتوں کو شروع کرنے کی بہت اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ تکنیکی تعلیم کے لیے بہت سے ادارے قائم کیے گئے ہیں،

سوال نمبر 8: پاکستان میں تعلیم کے تین مسائل کا ذکر کریں؟

جواب: جواب۔ پاکستان میں تعلیم کے تین اہم مسائل درج ذیل ہیں۔

1) جاگیرداروں کا رویہ:-

پاکستان میں زیادہ تر جاگیر دار خواتین کی تعلیم بالخصوص تعلیم کے خلاف ہیں۔

2) نجی تعلیمی اداروں کی فیسوں میں اضافہ:

نجی تعلیمی اداروں کی زیادہ فیسیں پاکستان میں تعلیم کا سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔ سرکاری نجی اسکولوں کی پالیسی کے مطابق فیس تقریبا 1000-2000 برقرار رکھنی چاہئے لیکن زیادہ تر اسکولوں کی طلب 15000 سے زیادہ ہے۔

3) درسی کتب کی عدم دستیابی:

بازار میں درسی کتابیں دستیاب نہیں ہیں۔ زیادہ تر کتابیں بہت مہنگی ہوتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ، ہم نے اپنے طالب علم کو 100 سال پرانا مواد سکھایا، ہمیں نیا اور مستند مواد پڑھانا چاہئے،

4) استاد کا مسئلہ:-

اسکول اور کالج بہترین ٹیچر کی خدمات حاصل نہیں کرنا چاہتے کیونکہ بہترین ٹیچر زیادہ تنخواہ کے پیکج کا مطالبہ کرتے ہیں اسی لیے وہ ناتجربہ کاری اور میٹرک یا انٹر پاس ٹیچر کی خدمات حاصل کرتے ہیں جو یقینی طور پر طالب علم کی پڑھائی کو متاثر کرے گا،

سوال نمبر 9: اگر اس کی اہمیت ہو تو تین جملے لکھیں؟

جواب: جواب۔ کاروبار میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت... کمپیوٹر اور سافٹ ویئر کا استعمال کرتے ہوئے، کاروبار انفارمیشن ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ان کے محکمے آسانی سے چلیں۔ وہ انسانی وسائل، فنانس، مینوفیکچرنگ اور سیکیورٹی سمیت متعدد مختلف محکموں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔

www.pakcity.org

وضاحتی سوال کا جواب :-

سوال نمبر 1: کسی ملک کی ترقی میں تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟

اے این ایس کی تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ چاہے وہ معاشی ہو یا سماجی طور پر، تعلیم ان دو اہم عوامل کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

یہاں کچھ اہم طریقے ہیں جن سے تعلیم کسی ملک کی ترقی میں مدد کرتی ہے۔

1) **تعلیم لوگوں کو بہتر شہری بننے میں مدد دیتی ہے:**

تعلیم یافتہ لوگ ملک کے سماجی و اقتصادی منظر نامے سے واقف ہیں اور ملک کی ترقی میں مدد کر سکتے ہیں۔ ایندھن بچانے کے لیے موٹر سائیکل یا کار استعمال کرنے کے بجائے پائی کا کم استعمال کرنا یا کام پر جانے کے لیے بس لینا جیسی سادہ سی بات ہو، تعلیم یافتہ عوام کسی نہ کسی طرح ملک کی فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ڈالنا جانتے ہیں۔ ان کی بیداری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں اسکولوں، کالجوں اور کام کی جگہوں پر یہ اقدار سکھائی گئی ہیں۔

جو لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہیں ان کے پاس ان حقائق کے بارے میں کوئی سراغ نہیں ہے کیونکہ وہ سیکھنے کے ماحول میں نہیں ہیں۔

2) **تعلیم ووٹ نگ کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے:**

تعلیم یہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتی ہے کہ کسی ملک کی معیشت میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے کسے ووٹ دینا ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے سے یہ فیصلہ کرنے میں مدد ملتی ہے کہ کسی خاص پارٹی کو دوسری پارٹی پر کیوں ووٹ دینا ہے۔ غیر تعلیم یافتہ لوگ ووٹ دینے کے لئے صحیح لوگوں کے انتخاب کی اہمیت سے لاعلم ہیں۔ لہٰذا تعلیم یافتہ ہونا ہمیں ووٹ نگ کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

3) **تعلیم ملازمتیں حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے:**

یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جب تک کوئی شخص تعلیم یافتہ نہیں ہوتا، وہ قابل قدر ملازمت حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ بے روزگاری کسی بھی ملک کی اقتصادی حیثیت میں ترقی اور ترقی میں ایک سنگین رکاوٹ ہے، اس طرح قوم کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک کی معاشی حالت قابل رحم ہے، جس کی وجہ تعلیم یافتہ افراد کی کمی ہے جو مناسب مہارت نہیں رکھتے اور اس طرح بے روزگار ہیں۔

4) **تعلیم اکیلی ماؤں کی مدد کرتی ہے:**

اکیلی مائیں جو تعلیم یافتہ نہیں ہیں انہیں اپنے بچوں کی کفالت کے لئے ایک اچھی نوکری نہیں مل سکتی ہے، جو ان کے حالات میں ایک ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے سے اکیلی ماں کو ملازمت تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور ساتھ ہی انہیں کچھ اسکیموں جیسے بچوں کی مدد کے فوائد اور اس طرح کے فوائد تک پہنچنے کے طریقوں سے آگاہ کیا جا سکتا ہے جیسے کیس فون نمبر چائلڈ سپورٹ ایجنسی ایسی مدد فراہم کرنے والی ایجنسیوں سے رابطہ کرنے کے لئے۔ اس سے انہیں اپنے بچوں کی بہتر پرورش میں مدد مل سکتی ہے، اس طرح انہیں ملک کے ذمہ دار شہری بننے میں مدد مل سکتی ہے۔

5) **تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا:-**

تعلیم لوگوں میں تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے جو معاشرے میں تعمیری تبدیلیوں کا سبب بنتی ہیں۔

6) **قدرتی وسائل کی تلاش:**

تعلیم ملک کے قدرتی وسائل کی تلاش اور ان سے بھرپور استفادہ ممکن بناتی ہے۔

7) **بہترین سرمایہ کاری:-**

تعلیم انسانی وسائل کی ترقی میں بہترین سرمایہ کاری ہے۔ سائنسی اور تکنیکی ترقی کی تعلیم کے ذریعے ہی کوئی بھی ملک تیزی سے ترقی کر سکتا ہے۔

www.pakcity.org

سوال نمبر2: 1998-2010 کی تعلیمی پالیسی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

اے این ایس۔ پاکستان 1947ء میں معرض وجود میں آیا۔ شروع سے ہی حکومت پاکستان نے پاکستان میں تعلیمی سطح کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک تعلیمی پالیسی تشکیل دینے کی کوشش کی۔ جیسا کہ 1947 میں آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا تاکہ پاکستان میں تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے 1972-1980 میں تعلیمی پالیسی دی گئی۔

قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010 کی نمایاں خصوصیات

1) سب کے لئے تعلیم:-

پالیسی میں کہا گیا ہے کہ تعلیم بہت اہم ہے تعلیم کے بغیر ہم آسانی سے زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم تمام شہریوں کے لئے آسانی سے قابل رسائی ہے۔

2) کم شرح خواندگی میں اضافہ کرنا:

پاکستان کی کم شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے تمام ممکنہ رسمی اور غیر رسمی ذرائع کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جائے گا۔

3) لازمی پرائمری تعلیم:-

2004-05 میں لازمی پرائمری تعلیم کے لئے ایک نیا قانون متعارف کرایا گیا تھا۔

4) اساتذہ کی تعلیم: اسکول

کلسٹر نگ اور دیگر تکنیکوں کے ذریعے اساتذہ، اساتذہ کے ٹرینرز اور تعلیمی منتظمین کی سروس تربیت کو ادارہ جاتی شکل دے کر نظام کی تاثیر میں اضافہ کرنا۔ پوسٹ سیکنڈری اور پوسٹ ڈگری کی سطح پر طویل مدت کے متوازی پروگرام متعارف کروا کر پری سروس ٹیچر ٹریننگ پروگرام کے معیار کو بہتر بنانا یعنی ایف اے/ایف یو ایس سی تعلیم اور بی اے/بی ایس سی تعلیم کے پروگراموں کا تعارف۔ اساتذہ کی تعلیم کے نصاب کے مندرجات اور طریقہ کار کے حصوں پر نظر ثانی کی جائے گی۔ کام کرنے والے اساتذہ کو ملازمت کے دوران تربیت کے مواقع فراہم کرنے کے لئے رسمی اور غیر رسمی دونوں ذرائع استعمال کیے جائیں گے، ترجیحی طور پر پانچ سال میں کم از کم ایک بار۔ دیہی خواتین کو تدریس کے پیشے میں شامل ہونے کے لئے مراعات کا ایک خصوصی پیکیج فراہم کیا جائے گا۔ اساتذہ کا ایک نیا کیڈر تشکیل دیا جائے گا۔

5) ٹیکنکل اینڈ ووکیشنل ایجوکیشن:-

فنی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ تکنیکی تعلیم کی ایک علیحدہ اسکیم متعارف کرائی جائے گی۔ ٹیکنکل اساتذہ کا تقرر بھی کیا جائے گا۔ وہاں ٹیکنکل تعلیم کے لئے علیحدہ بورڈ متعارف کرایا گیا ہے جہاں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کو بھی الگ کیا جائے۔

6) انفارمیشن ٹکنالوجی:

سیکنڈری اسکولوں میں مرحلہ وار طریقے سے کمپیوٹر متعارف کرائے جائیں گے۔ اسکولوں کے نصاب پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں حالیہ پیش رفت، جیسے سافٹ ویئر کی ترقی، انفارمیشن سپر ہائی وے ڈیزائننگ ویب پیجز وغیرہ کو شامل کیا جا سکے۔ لائبریری اور دستاویزات کی خدمات

7) تعلیمی فاؤنڈیشن کا قیام:-

غیر تجارتی تعلیمی پروگرام کھولنے کے لئے نجی شعبے کو مالی امداد کی فراہمی کے لئے ایجوکیشن فاؤنڈیشن قائم کی گئی ہے۔

8)ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کا قیام:

تعلیمی پروگراموں کی نگرانی اور نفاذ میں عوام کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی قائم کی گئی ہے۔

9)قومی بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے:

قومی بجٹ میں مجموعی قومی آمدنی کا 2.2 فیصد سے 4 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے۔

10)دینی کادریوں کی نئی پالیسی:-

ملک کا ڈینم مدراس اور جدید اسکول ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔

س.3 پاکستان میں رسمی تعلیم کے نظام کی وضاحت کریں

اے این ایس۔ پاکستان میں تعلیم کا رسمی نظام:

پرائمری اسکولنگ:

یہ مرحلہ پانچ کلاسوں اول سے پانچویں تک پر مشتمل ہے اور 5-9 سال کی عمر کے بچوں کو داخلہ دیتا ہے۔ آزادی کے بعد سے پالیسی سازوں نے پرائمری تعلیم کو مفت اور لازمی بنانے کا اعلان کیا۔ پاکستان انٹیگریٹڈ ہاؤس ہولڈ سروے (پی آئی ایچ ایس) 1998-99 کے مطابق 1999 میں مجموعی شرکت کی شرح 71 فیصد تھی، مردوں کے لیے یہ 80 فیصد اور خواتین کے لیے 61 فیصد تھی۔ شہری خواتین کے لئے یہ 92 فیصد اور دیہی خواتین کے لئے 50 فیصد تھا۔ صوبہ سندھ میں دیہی خواتین کی سب سے کم شرکت کی شرح 33 فیصد تھی۔ خالص اندراج کی شرح 42 فیصد تھی، شہری مردوں کے لئے یہ 47 فیصد اور دیہی خواتین کے لئے 37 فیصد تھی۔

مڈل اسکولنگ:

مڈل اسکولنگ تین سال کی مدت کی ہوتی ہے اور چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ عمر گروپ 10-12 سال ہے. 2000-2001 کے دوران مڈل اسکول میں شرکت کی شرح تقریبا 34 فیصد تھی۔ مردوں کی تعداد 36 فیصد اور خواتین کی 33 فیصد تھی۔

ہائی اسکولنگ:

ہائی اسکول کے بچے نویں اور دسویں جماعت میں دو سال تک رہتے ہیں۔ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اس امتحان کا انعقاد کرتا ہے۔ کامیاب امیدواروں کو ثانوی اسکول کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ 2000-2001 میں ہائی اسکول میں شرکت کی شرح تقریبا 22 فیصد تھی جس میں سے 24 فیصد مرد اور 20 فیصد خواتین تھیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم عام طور پر ہائی اسکولنگ میں پیش کی جاتی ہے۔ اس کی اقسام ہیں

طالب علموں کو پیش کی جانے والی ٹریڈز اور کورس مکمل ہونے کے بعد انہیں بڑھئی، راج مستری، مکینکس، ویلڈرز، الیکٹریشن، ریفریجریشن اور اسی طرح کے دیگر کاروباروں کے طور پر ملازمت مل جاتی ہے۔ 2001-2002 میں تقریبا 88 ہزار کے اندراج کے ساتھ 498 پیشہ ورانہ ادارے ہیں۔

ہائر سیکنڈری تعلیم:

ہائر سیکنڈری اسٹیج کو "انٹر میڈیٹ اسٹیج" بھی کہا جاتا ہے اور اسے کالج کی تعلیم کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے۔ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن گیارہویں سے بارہویں جماعت تک ہوتی ہے۔ تعلیم کے اس چکر میں دو سال کے قیام کے دوران، اس مرحلے میں 16 سال کی عمر میں ایک طالب علم عام تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم یا تکنیکی تعلیم کا انتخاب کر سکتا ہے۔ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (بی آئی ایس ای) امتحان کا انعقاد کرتا ہے اور ہائر سیکنڈری اسکول ایجوکیشن (ایچ ایس ایس سی) کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔ 1979 کی تعلیمی پالیسی کے مطابق تمام اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکولوں میں اپ گریڈ کیا جانا تھا۔ ہائی اسکولوں کے مڈل سیکشن کو پرائمری اسکولوں (ابتدائی تعلیم کے نام) کے ساتھ منسلک کیا جانا تھا۔ اس نظام کی کامیابی محدود ہے اور کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ

www.pakcity.org

نظام آہستہ آہستہ متعارف کرایا جارہا ہے۔

اعلی تعلیم:

ڈگری حاصل کرنے کے لئے 10 سال کی پرائمری اور سیکنڈری اسکولی تعلیم کے بعد 4 سال کی اعلی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنی پہلی ڈگری کا مرحلہ پاس کرنے والے طلباء کو عام طور پر 19 سال کی عمر میں آرٹس یا سائنس میں بیچلر کی ڈگری سے نوازا جاتا ہے۔ بیچلر ڈگری کی سطح پر آنرز کورس مکمل کرنے کے لئے اضافی ایک سال کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے. مزید برآں، ماسٹر ڈگری کے لئے دو سال کا کورس ضروری ہے جنہوں نے دو سالہ بیچلرز ڈگری مکمل کی ہے. ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے عام طور پر ماسٹر ڈگری کورس کی تکمیل کے بعد 3 سال کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے.

پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم:

پوسٹ سیکنڈری تعلیم کا دورانیہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ شعبوں میں مختلف ہوتا ہے۔ پولی ٹیکنک ڈپلومہ تین سالہ کورس ہے۔ میڈیسن (ایم بی بی ایس) میں بیچلر کی ڈگری کے لئے انٹر میڈیٹ مرحلے (اسکولی تعلیم کے 12 سال) کے بعد 5 سال کی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے. اسی طرح انجینئرنگ اور ویٹرنری میڈیسن دونوں میں بیچلر ڈگری کورس انٹر میڈیٹ امتحان کے بعد 4 سال کی مدت کا ہوتا ہے۔

مدرسوں کی تعلیم:

جدید تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیمی نظام بھی موجود ہے جو اسلامی تعلیم فراہم کرتا ہے۔ ان اداروں کا صوبائی یا وفاقی حکومتوں کی مداخلت کے بغیر اپنا انتظامی نظام ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے ان اداروں کو امداد فراہم کی جاتی ہے۔ 2000ء کے دوران 6761 مذہبی ادارے تھے جن میں 934،000 کا اندراج تھا، جن میں سے 448 اداروں میں 132،000 طالبات تھیں (خان، 2002)۔ موجودہ حکومت کی جانب سے تعلیم کے شعبے میں اصلاحات کے تحت مدارس کو مرکزی دھارے میں لانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ مدرسوں کو مرکزی دھارے میں لانے کا بنیادی مقصد ان کے گریجویٹس کے لئے روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنا ہے۔ پاکستان مدرسوں کے تعلیمی بورڈز کا قیام قادریوں کی سرگرمیوں کو ریگولیٹ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

غیر رسمی تعلیم:

پاکستان میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جن کی رسمی تعلیم تک رسائی نہیں ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رسمی نظام کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں کو رسمی تعلیم تک رسائی حاصل نہیں ہے ان کے لئے غیر رسمی بنیادی تعلیم اسکول اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ یہ اسکیم بہت کم خرچ ہے۔ اس اسکیم کے تحت پرائمری ایجوکیشن کورس چالیس ماہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ غیر رسمی
اسکول ان علاقوں میں کھولے جاتے ہیں جہاں رسمی اسکول دستیاب نہیں ہیں۔ حکومت اساتذہ کی تنخواہ اور تدریسی سامان فراہم کرتی ہے جبکہ کمیونٹی اسکول کی عمارت/کمرہ فراہم کرتی ہے۔ ملک میں 6371 این ایف بی ای اسکول کام کر رہے ہیں۔

امتحانات:

امتحانات عام طور پر سالانہ منعقد کیے جاتے ہیں، جو طلباء کو اعلی کلاسوں میں ترقی دینے یا انہیں ایک ہی کلاس میں برقرار رکھنے کا بنیادی معیار ہیں۔ تاہم حال ہی میں کچھ اسکولوں میں گریڈ تھری تک آٹومیٹک پروموشن کا نظام متعارف کرایا گیا ہے۔ پرائمری کلاسوں میں، امتحانات متعلقہ اسکولوں کے ذریعہ منعقد کیے جاتے ہیں. تاہم پرائمری مرحلے کے پانچویں سال کے اختتام پر محکمہ تعلیم کی جانب سے اگلی جماعت میں ترقی کے لیے عوامی امتحان لیا جاتا ہے۔ میرٹ اسکالرشپ کے ایوارڈ کے لئے مقابلہ کرنے کے لئے نمایاں طلباء کے لئے ایک اور امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مڈل اسکولوں میں امتحانات انفرادی اسکولوں کی طرف سے منعقد کیے جاتے ہیں لیکن اسکالرشپ دینے کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے آٹھویں جماعت کے اختتام پر ایک عوامی امتحان لیا جاتا ہے۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (بی آئی ایس ای) سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کے امتحانات کا انعقاد کرتا ہے۔ ڈگری کی سطح کے امتحانات متعلقہ یونیورسٹیوں کے ذریعہ منعقد کیے جاتے ہیں۔

اساتذہ کی تربیت:

پاکستان میں ابتدائی تعلیم کے 90 کالج ہیں جو پرائمری اسکول کے اساتذہ کو پرائمری ٹیچنگ سرٹیفکیٹ (پی ٹی سی) اور سرٹیفکیٹ ان ٹیچنگ (سی ٹی) کے لئے اساتذہ کے تربیتی پروگرام پیش کرتے ہیں۔

ثانوی اسکولوں کے اساتذہ کے لئے 16 کالج آف ایجوکیشن ہیں جو تعلیم میں گریجویٹ ڈگری پیش کرتے ہیں اور 9 یونیورسٹیوں میں تعلیم کے شعبے ہیں جو ماسٹر کی سطح پر اساتذہ کو تربیت دیتے ہیں۔

صرف 4 ادارے ایسے ہیں جو سروس اساتذہ کی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ،

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد فاصلاتی تعلیم پر مبنی اساتذہ کا ایک جامع تربیتی پروگرام پیش کرتی ہے۔ اس کا کل اندراج تقریباً 10،000 سالانہ ہے جس میں سے 7،000 ہر سال مختلف کورسز مکمل کرتے ہیں۔

نجی تعلیم کا شعبہ:

تعلیم میں نجی شعبے کی شمولیت حوصلہ افزا ہے۔ وفاقی ادارہ شماریات کے سروے (1999-2000) کے مطابق پاکستان میں 36 ہزار 96 نجی تعلیمی ادارے ہیں۔ تقریباً 61 فیصد ادارے شہری علاقوں میں اور 39 فیصد دیہی علاقوں میں ہیں۔ پرائمری اسکول کی سطح پر داخلوں میں نجی شعبے کا حصہ 18 فیصد، مڈل اسکول کی سطح پر 16 فیصد اور ہائی اسکول کی سطح پر 14 فیصد ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر نجی اسکول اپنے نصاب اور درسی کتابوں کا انتخاب خود کرتے ہیں، جو سرکاری اسکولوں کے مطابق نہیں ہیں۔ زیادہ تر اسکول "انگریزی میڈیم" ہیں جو والدین کو اپنے بچوں کو ان اسکولوں میں بھیجنے کے لئے راغب کرتے ہیں۔ زیادہ تر اسکولوں میں بھیڑ بھاڑ ہے اور مناسب جسمانی سہولیات نہیں ہیں۔ یہ اسکول عام طور پر طالب علموں سے بھاری فیس وصول کر رہے ہیں۔ زیادہ تر اسکول غیر رجسٹرڈ ہیں۔ لہذا، زیادہ تر معاملات میں ان اداروں کے ذریعہ جاری کردہ سرٹیفکیٹ سرکاری اسکولوں کی طرف سے تسلیم نہیں کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔

سوال نمبر 4: پاکستان میں تعلیمی نظام کے مسائل کی وضاحت کریں؟

اے این ایس۔ پاکستان محدود وسائل کا ملک ہے محدود وسائل کی وجہ سے مختلف محکموں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے، محکمہ تعلیم کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔

تعلیم کے اہم مسائل درج ذیل ہیں:

1) جاگیرداروں کا رویہ:

جاگیردارانہ نظام غریب بچوں کی تعلیم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ والدین غریب ہیں اور مشکل سے اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں والدین غریب ہیں اور مشکل سے اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب دیہی علاقوں میں جاگیرداروں نے غریب والدین کے بچوں کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ وہ غریب بچوں کو کم اجرت پر ملازمت دینا چاہتے ہیں۔

2) سیاست دانوں اور اعلیٰ عہدیداروں کا رویہ:

عام طور پر سیاست دان تعلیم کے فروغ اور پھیلاؤ کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ تعلیم کے ذریعے لوگوں میں بیداری ان کے قواعد و ضوابط کو بے نقاب کرے گی۔

3) ڈراپ آؤٹ:-

تعلیم کے ہر مرحلے میں، بچے اسکول چھوڑ دیتے ہیں. تقریباً 85 فیصد بچے 5 سال کی تعلیم مکمل کرتے ہیں اور اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔

4) استاد کی غیر حاضری:-

دیہی علاقوں میں، زیادہ تر اساتذہ غیر حاضر ہیں، وہ بچوں کو پڑھانے میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔

5) نجی اداروں کی زیادہ فیسیں:-

نجی شعبے کے اداروں نے فراہم کردہ سہولیات کے مقابلے میں بہت زیادہ فیس وصول کی۔ اساتذہ کام کرتے ہیں لیکن کم تنخواہ دیتے ہیں۔

6)جسمانی سہولیات کی کمی:-

تقریباً25000پرائمری اسکول مناسب عمارت سے محروم ہیں۔زیادہ تر اسکولوں کی چار دیواری نہیں ہے اور نہ ہی پانی کی سہولت ہے۔ڈیسک بورڈ مناسب نہیں ہیں.

7)کوئی جسمانی سرگرمی نہیں:-

طلباء کے لئے کوئی مناسب جسمانی سرگرمی نہیں ہے جیسے اسپورٹس جمناسٹک وغیرہ۔

8)نصابی مواد:-

ہم نے اپنے طالب علم کو1000بیک مواد کے بارے میں سکھایا ہمیں اپنے مواد کو جدید اور نئی ٹکنالوجی کے ساتھ تبدیل کرنا چاہئے۔

سوال نمبر5:ثانوی سطح کی تعلیم کی بنیادی اسکیم کیا ہے؟

جواب:جواب۔ہر تعلیمی نظام میں مختلف سطح پر مختلف کورس،نصاب اور کتابیں تجویز کی جاتی ہیں،تعلیم کی مختلف سطحوں پر مطالعہ کی اسکیم مختلف ہوتی ہے.

1)پرائمری سطح:-

اس سطح پر علاقائی زبانوں کی طرح عام مضامین میں اردو انگریزی سادہ ریاضی اسلامی اور بنیادی سائنس شامل تھے۔

2)درمیانی سطح:-

اس سطح پر انگریزی اردو علاقائی زبان اسلامی سماجی علوم جنرل سائنس الجبرا ریاضی پڑھائے جاتے ہیں۔

3)ثانوی سطح:-

اس سطح پر3طرح سے5مضامین9کلاس میں پڑھائے جاتے ہیں اور دیگر5میٹرک کلاس میں پڑھائے جاتے ہیں۔لیکن تمام بورڈز میں ریاضی فزکس کیمسٹری اردو اسلامیات پاکستان اسٹڈیز انگریزی پڑھائی جاتی تھی۔

4)اعلی ثانوی سطح:-

اس سطح پر مختلف گروپ اور مضمون متعارف کروائے جاتے ہیں لیکن پہلے سال میں6یا7اور دوسرے سال میں6یا7مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔اس سطح پر فزکس کیمسٹری ریاضی بائیولوجی کمپیوٹر ہیومینٹیز انگریزی اردو اسلامیت پاکستان اسٹڈیز سوکس کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

5)ڈگری کی سطح:-

B.A.Sc، b.com میں بھی اس سطح پر فنکشنل انگلش،پاکستان اسٹڈیز اردو اسلامیت لازمی ہے۔اختیاری مضامین کی فہرست میں سے تمام گروپوں کے طالب علم کے ذریعہ تین اختیاری مضامین لئے جاتے ہیں۔

6)یونیورسٹی کی سطح:-

ماسٹر لیول پر طالب علم تعلیم کے کسی بھی ایک شعبے میں تعلیم حاصل کرتا ہے جس میں وہ7سے8مضامین کا مطالعہ کرتا ہے یہاں طالب علموں کے پاس اپنی دلچسپی کے مضامین کے مختلف انتخاب ہوتے ہیں۔

www.pakcity.org

7)ایم فل/پی ایچ ڈی کی سطح:-

ماسٹر کا طالب علم آخری ڈگری کی سطح پر جانے کے بعد یہاں طالب علم کو اپنے موضوع کی دلچسپی کی کتاب پر لکھنا چاہیئے۔

س.6 پاکستان میں آئی ٹی تعلیم کے مقاصد کا ذکر کریں؟

جواب: جواب۔ دنیا دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ یہ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ہر جگہ ٹریڈ ہاسپٹل بزنس ایجوکیشن میں اس کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے آئی ٹی کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

1) تعلیمی نظام کو جدید بنانا:

پاکستان میں ہر سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی متعارف کروا کر تعلیمی نظام کو جدید بنانے کے لیے سکول کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کمپیوٹر سینٹر کھولے جائیں۔

2) تحقیق اور جدید معلومات تک رسائی فراہم کرنے کے لئے:-

انٹرنیٹ کے ذریعے تحقیق اور جدید معلومات تک رسائی فراہم کرنے کے لئے ان طلباء کو مزید سہولیات فراہم کی جائیں جو انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کسی بھی قسم کی تحقیق کے خواہاں ہیں۔

pakcity.org

3) انفارمیشن ٹیکنالوجی سے واقف ہونے کے لئے:-

ہر عمر کے بچوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی سے واقفیت اور انہیں مستقبل کے لئے تیار کرنے کے لئے پرائمری سطح سے لے کر عام کمپیوٹر خواندگی تک لازمی ہونا چاہیئے۔

www.pakcity.org

4) کمپیوٹر کے متنوع کردار پر زور دینا.

کلاس روم میں سیکھنے کے آلے کے طور پر کمپیوٹر کے متنوع کردار پر زور دینا۔ کوالیفائیڈ کمپیوٹر ٹیچر کو کمپیوٹر کی تربیت کے لئے طلباء کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔

5) کمپیوٹر ٹکنالوجی کو استعمال کرنے کے لئے:-

اساتذہ کی تربیت اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کے لئے مواصلاتی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

سوال نمبر 7: پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب۔ اساتذہ کسی بھی تعلیمی نظام کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ کوئی بھی نظام تعلیم اپنے اساتذہ کی سطح سے اوپر نہیں ہے۔

کسی بھی تعلیمی نظام کی کامیابی کے لئے اساتذہ قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ انہیں مناسب علم سے آراستہ ہونا چاہئے۔ مہارت، اور رویے. اساتذہ کی تربیت تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے مناسب اساتذہ کی تربیت کے بغیر خواندگی کی شرح میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کی تین سطحیں ہیں۔

1) پرائمری اسکول اساتذہ کی تربیت:-

پرائمری اسکول کے اساتذہ کو ثانوی اسکول کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔ انہیں ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس تربیت کی تکمیل کے بعد انہیں پی ٹی سی کے نام سے سرٹیفکیٹ سے نوازا جاتا ہے۔

2) مڈل اسکول کے استاد:-

انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والوں کو ایک سال کی تربیت دی جاتی ہے اور سرٹیفکیٹ ان ایجوکیشن دیا جاتا ہے۔ (سی ٹی)

پی ٹی سی اور سی ٹی کی تربیت سرکاری کالجوں آف ایلیمنٹری ایجوکیشن (جی سی ای) کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے تعلیم کے الگ الگ ابتدائی کالج ہیں۔

3)ثانوی اسکول کے استاد:-

بیچلر کی ڈگری پاس کرنے والوں کو تعلیم کے سرکاری کالجوں میں بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ) کے نام سے ایک سال کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ کالج ملک کے ہر صوبے میں چند منتخب مقامات پر واقع ہیں جو ایک سالہ کورس کے تحت تعلیم کے موضوع میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں ماسٹر زان ایجوکیشن (ایم ای ڈی) کہا جاتا ہے۔ یہ کورس کالج آف ایجوکیشن اور یونیورسٹیوں میں انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن کے ذریعہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اساتذہ یونیورسٹی سے تعلیم میں ایم فل اور پی ایچ ڈی بھی کرتے ہیں۔ ایم ای ڈی یا ایم فل پاس کرنے والے تعلیمی کالجوں میں پڑھاتے ہیں۔ یونیورسٹی کی سطح پر اساتذہ کی تربیت کے لئے پی ایچ ڈی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

www.pakcity.org